منشور

مرکزی مجلسِ عمل جمعیۃ العلماء پاکستان ۔ لاہور

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا

منشور

جمعیۃ علماء پاکستان

—— ★ ——

منجانب

سیّد محمود احمد رضوی کنوینر مرکزی مجلس عمل جمعیۃ علماء پاکستان

—— ★ ——

منظور کردہ: مرکزی مجلس عمل جمعیۃ علماء پاکستان

استقلال پریس لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اغراض و مقاصد

مرکزی مجلسِ عمل جمعیّۃ علماء پاکستان

(۱) مملکتِ خداداد پاکستان کی بقاء و استحکام اور پاکستان میں مکمل اسلامی آئین نافذ کرنے کے لئے ہر ممکن جدوجہد کرنا اور اس مقصد کے حصول کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہ کرنا۔

(۲) کسانوں، مزدوروں اور محنت کش طبقہ کے حقوق کا تحفظ اور وسائلِ دولت پر چند خاندانوں کی اجارہ داری کو ختم کرنا اور اسلام کے اقتصادی نظام کو بروئے کار لانا۔

(۳) اہلِ سنت و جماعت کی تعمیر و تنظیم اور ان کے حقوق کی حفاظت اور ملک و ملت کو پاکستان دشمن عناصر اور لادینی تحریکات سے بچانے کے لئے ہر ممکن اقدام کرنا اور مسلمانوں میں جذبہ جہاد بیدار کرنا۔

(۴) ہر سنی مسلمان مجلسِ عمل جمعیت علماء پاکستان کا ممبر بن سکتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

●

اسلام مکمل ضابطۂ حیات ہے جس کا مرکز و محور حضور خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی ذاتِ ستودہ صفات ہے۔ اس کی موجودگی میں پاکستان کے مسلمان کوئی دوسرا سیاسی یا معاشی نظام قبول نہیں کر سکتے۔

●

پاکستان میں نظام مصطفیٰ، اور مقام مصطفیٰ (علیہ التحیۃ والثنا) کے مخالفوں کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔

●

اسلامی جمہوریت میں کتاب و سنت کی پابندی ہوتی ہے اس میں حلال و حرام کا اختیار اللہ اور اس کے رسول کو ہوتا ہے۔ پارلیمنٹ حدود اللہ سے باہر جا کر کوئی اختیار استعمال نہیں کر سکتی۔

●

جمعیۃ العلماء پاکستان دین اور لادینیت کی کشمکش میں دینِ اسلام کا پرچم سرنگوں نہ ہونے دے گی اور پاکستان کے استحکام و بقا کا مقدس علم ایمانی جرأت کے ساتھ بلند رکھے گی۔

●

اپنی دینی و ملی ذمہ داری کو پورا کرنے کے لئے انتخابات میں ایسے مخلص اور دین کا شعور رکھنے والے نمائندوں کو کامیاب و منتخب کیجئے جو وطن عزیز میں نظریۂ پاکستان اور کتاب و سنت پر مبنی دستور مرتب کرنے کی واقعی صلاحیت رکھتے ہوں اور جن کا مقصد ملک کو لادینی نظاموں کی تجربہ گاہ نہ بنانا ہو۔

●

جمعیۃ علماء پاکستان کا مقصد وحید، پاکستان میں "نظام اسلامی کا نفاذ اسلامی اقدار کی حفاظت اور حقوقِ اہلسنّت کا تحفظ" اور حضور سید المرسلین خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے اسوۂ حسنہ اور خلفائے راشدین کے دورِ سعید کی رہنمائی اور سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہدایات کی روشنی میں عدل و انصاف پر مبنی معاشرہ کے قیام کی سعی کرنا ہے۔

●

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ابتدائیہ

۱۔ جمعیۃ علماء پاکستان ملک کی ایک با اصول ملّی و سیاسی جماعت ہے جس کا مقصد وحید اسلام کے عالمگیر نظامِ حیات کو زندگی کے ہر شعبہ میں نافذ کرنا ہے اور اسی مقصدِ عظیم کے حصول کے لئے اکابرینِ اہلسنّت وجماعت :

امام الاولیاء حضرت مخدوم سید علی ہجویری لاہوری

حضرت ولی الہند خواجہ معین الدین چشتی اجمیری

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی سرہندی

امام المحدثین شیخ عبدالحق محدّث دہلوی

شیخ الکل حضرت سید موسیٰ پاک شہید ملتانی

استاذ الکل حضرت خواجہ ابو شکور سالمی

قدوۃ العلماء حضرت مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی

بحر العلوم حضرت مولانا عبدالعلی لکھنوی

علیہم الرحمہ و دیگر مشائخ و علماء اہلسنّت نے اپنی زندگی کو وقف کر دیا۔

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن

۲۔ جب فرنگیوں نے تخت و تاج دہلی پر قبضہ کر کے ہندوستان میں مسلمانوں کے اقتدار کو ہمیشہ کے لئے ختم کرنے کے لئے کچھ نام نہاد[1] علماء کو خریدا جنہوں نے سکھوں سے جنگ کی آڑ میں

---

[1] جنہیں بعد میں انگریزوں کے ایماء پر شہید اور جنگِ آزادی کا ہیرو مشہور کیا گیا حالانکہ حقیقت میں یہ لوگ انگریز کے آلۂ کار تھے۔

مجاہدینِ آزادی کو انگریز سے لڑنے سے روکا تو اُس وقت بھی سنی مشائخ و علما کے ایک قدسی النفس جم غفیر نے میدانِ جہاد میں اُتر کر فرنگی دشمن کو للکارا اور محدثِ کبیر امام العلماء محبوسِ فرنگ جزیرۂ انڈومان حضرت مولنا فضل حق شہید خیر آبادی و رئیس المجاہدین استاذ العلماء حضرت مولینا شاہ رضا علی خاں جدا مجد امام اہلسنت مجدد الملۃ حضرت مولنا شاہ احمد رضا خاں بریلوی قادری قدس سرہٗ و رئیس العلماء حضرت مولنا مفتی عنایت احمد کاکوروی محبوس فرنگ و امام المجاہدین حضرت مولینا سید کفایت علی کافی شہید مرادآبادی و رئیس الاحرار حضرت مولنا سید شاہ احمد اللہ شہید مدراسی و غازئ اسلام حضرت مولینا فضلِ رسول بدایونی و علامۂ زماں حضرت مولینا فیض احمد عثمانی و شہید حریت حضرت مولینا وہاج الدین مرادآبادی و مجاہدِ جلیل حضرت مولینا رسول بخش کاکوروی و استاذ العلماء اللہ الصمد دہلی حضرت مولینا مفتی صدر الدین دہلوی علیہم الرحمۃ اور ان کے احباب و تلامذہ اکابر علمائے ربانیین فرنگی سامراج سے ٹکرائے اسلام کے تحفظ کیلئے جان کی بازی لگا کر شمع حریت کو اپنے خون سے ابدی تابانی بخشی اور انگریزی اقتدار کے خلاف سب سے پہلی تحریکِ آزادی کا سنگِ بنیاد رکھا جو ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی کے نام سے مشہور ہے یہ جنگ سنی علماء و مشائخ کے اسلامی جذبہ اور خدمت دینی کا ایک روشن باب ہے، جو صفحۂ تاریخ پر تا ابد روشن رہے گا اور بعد میں رونما ہونے والی تمام تحریکوں کو اسی تحریک ۱۸۵۷ء کے سلسلہ کی ایک کڑی اور حریت کے اسی عظیم مینار کی روشنی کہنا پڑے گا۔

دو قومی نظریہ

۳۔ جب انگریز تحریک آزادی ۱۸۵۷ء کو ناکام بنا کر بظاہر کچل چکے مگر وہ مسلمانوں کے دلوں سے جذبۂ حریت کو نکال دینے میں کامیاب نہ ہوئے تو انہی نام نہاد خارجی علماء جنہیں انگریز نے اپنا آلۂ کار بنا رکھا تھا، نے انگریز کے اشارہ پر ہندوؤں سے ساز باز کر کے ایک نئی

سازش کو جنم دیا اور مسلمانوں کی ملی و سیاسی حیثیت کو ختم کرنے کے لئے ہندو مسلم اتحاد کی آڑ میں اکھنڈ بھارت کا نعرہ بلند کیا تو انگریزوں اور ہندوؤں کے اس خطرناک منصوبہ کے مہلک نتائج کو پہلے ہی مرحلے میں بھانپ کر جس عالم ربانی نے ہندو مسلم اتحاد کے خلاف آواز اٹھائی

وہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ العزیز کی ذاتِ گرامی تھی

آپ نے سنی کانفرنس پٹنہ ۱۸۹۷ء میں فرمایا:

تم نے دیکھا یہ حالت ہے ان لیڈر بننے والوں کے جذبات کی کیسا کیسا شریعت کو بدلتے مسلتے پاؤں کے نیچے کچلتے اور خیرخواہ اسلام بن کر مسلمانوں کو چھلتے ہیں موالاتِ مشرکین ایک معاہدۂ مشرکین دو استعانت بالمشرکین تین مسجد میں اعلاء مشرکین چار ان سب میں بلا مبالغہ یقیناً قطعاً لیڈروں نے خنزیر کو دنبے کی کھال پہنا کر حلال کیا ہے۔ (المحجۃ المؤتمنہ صد ۸۶)

چنانچہ اعلیحضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ کے اس بیان نے مسلمانانِ ہند کی بروقت رہنمائی کی اور یہ اسی کا نتیجہ تھا کہ ملک بھر میں دو قومی نظریہ کی حمایت اور ہندو مسلم اتحاد کی مخالفت ایک ملک گیر تحریک کی صورت اختیار کرگئی —— اور یہ کہنا مبالغہ نہیں ہے کہ اعلیحضرت امام احمد رضا بریلوی نے ۱۸۹۷ء میں دو قومی نظریہ کا جو تصور پیش کیا اور ہندو مسلم اتحاد کے بطلان پر جو بیان دیا تو اسی کی روشنی میں چودھری رحمت علی، علامہ اقبال اور مسٹر محمد علی جناح نے مسلمانوں کے لئے ایک ریاست (پاکستان) کا مطالبہ کیا اور حصولِ پاکستان کے لئے علماء و مشائخ اہلسنت اور مسلمانوں نے جان کی بازی لگادی۔

پاکستان اور نیشنلسٹ علماء

ہم جب مسلمان مسلم لیگ کے ماتحت متحد ہو کر حصولِ پاکستان کی جدوجہد میں مصروف ہوئے تو ہندوؤں کے آلۂ کار کانگریسی علماء نے ہندوؤں کا ساتھ دیا اور پاکستان کے حصول کی راہ میں سازشوں کے جال بچھادئے تو اس

تازک موڑ پر مسٹر محمد علی جناح نے علماء اہلسنت وجماعت سے تعاون کی مزید اپیل کی چنانچہ مولینا قاضی احسان الحق مفتی بہرائچ کی قیادت میں اہلسنت علماء کا ایک وفد کلکتہ میں مسٹر محمد علی جناح سے ملاقی ہوا۔ مسٹر محمد علی جناح نے صاف اور واضح لفظوں میں علماء اہلسنت کو یقین دلایا کہ پاکستان کے قیام کا مقصد وحید خطۂ پاکستان میں اسلامی نظام کا نفاذ اور کتاب وسنت کی حکمرانی ہے" چنانچہ اس وضاحت کے بعد سنی علماء ومشائخ نے تحریک پاکستان کو منزل مقصود تک پہنچانے کیلئے عملی اقدامات کئے۔ (دعوت حق ص ۱۱)

آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس

نیشنلسٹ علماء اور یونیسٹ لیڈروں کی پاکستان دشمنی کے محاذ کو پاش پاش کرنے اور متحدہ ہندوستان کے جمہور اہلسنت وجماعت کو جدوجہد آزادی کیلئے منظم کرنے کیلئے اکابر اہلسنت اعلیحضرت مولینا شاہ احمد رضا خاں بریلوی کے خلف امجد مفتی اعظم شاہ مصطفیٰ رضا خاں بریلوی - محدث اعظم ہند سید محمد صاحب کچھوچھوی اور حجۃ المفسرین صدر الافاضل حضرت مولانا محمد نعیم الدین مرادآبادی نے ۱۹۴۶ء میں بنارس میں تمام ملک کے زعمائے ملت کی آل انڈیا سنی کانفرنس منعقد کر کے مطالبہ پاکستان کی تحریک کو کامرانی کے آخری مراحل میں داخل کر دیا - کانفرنس میں سات ہزار مستند علمائے کرام اور مشائخ عظام نے شرکت فرمائی - اور اعلان کیا

آل انڈیا سنی کانفرنس کا یہ اجلاس مطالبۂ پاکستان کی پرزور حمایت کرتا ہے - (خطبہ آل انڈیا سنی کانفرنس ص ۲۹)

یہ اجلاس امیر شریعت حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب علی پوری کی صدارت میں منعقد ہوا اور ملک بھر میں تمام اہلسنت کو پاکستان کی حمایت میں ووٹ دینے کے لئے تبلیغی دورے کرنے کے لئے مندرجہ ذیل اکابر اہل سنت کی کمیٹی تشکیل دی گئی -

(۱) مفتی اعظم ہند حضرت مولینا شاہ مصطفیٰ رضا خاں صاحب بریلوی خلف امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی (۲) حضرت مولینا ابو المحامد سید محمد شاہ محدث کچھوچھوی

(۳) صدر الافاضل حضرت مولٰنا محمد نعیم الدین مراد آبادی (۴) شیخ الاسلام حضرت مولٰینا خواجہ محمد قمر الدین سیالوی (۵) صدر الشریعت حضرت مولٰینا محمد امجد علی مصنف بہار شریعت (۶) مبلغ اسلام حضرت مولٰینا عبد العلیم صدیقی میرٹھی (۷) حضرت خواجہ سید شاہ دیوان آلِ رسول علی خان سجادہ نشین اجمیر شریف (۸) حضرت شیخ الحدیث مولٰینا ابو البرکات سید احمد امیر دار العلوم حزب الاحناف لاہور (۹) مجاہدِ تحریک پاکستان مولٰینا عبد الحامد بدایونی (۱۰) حضرت پیر سید عبد الرحمٰن شاہ صاحب بھر چونڈی شریف (سندھ) حضرت مولٰینا سید زین الحسنات پیر مانکی شریف (۱۲) صدر تحریک ختم نبوت حضرت مولٰینا ابو الحسنات سید محمد احمد صاحب قادری لاہور (۱۳) خان بہادر حاجی مصطفٰے علی صاحب مدراس۔ (خطبہ آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس)

حصولِ آزادی اور ارضِ پاکستان

ان اکابر اہلسنت نے تمام سینوں میں حمایتِ پاکستان کی ایک ایسی روح پھونک دی کہ ایک انقلاب رونما ہوا حتیٰ کہ ۱۹۴۷ء میں ہندو اور انگریز سامراج نے تقسیم ملک کا مطالبہ تسلیم کر لیا اور مسلمانوں کو اسلامی حکومت بنانے کے لئے ملک کا ایک معتدبہ حصہ پاکستان کے نام سے مل گیا۔

قیام جمعیۃ علمائے پاکستان

یہ امر قطعی طور پر واضح ہے کہ پاکستان اسلام کے نام پر اسلامی نظام کے اجراء اور اسلامی حکومت کے قیام کے لئے معرضِ وجود میں آیا لہٰذا قیام پاکستان کے بعد اسلامی رہنماؤں، علمائے کرام پر یہ ذمہ داری عائد ہو گئی کہ پاکستان میں کتاب و سنت کے مطابق اسلامی حکومت قائم کرنے کے لئے میدان میں نکل آئیں۔ چنانچہ اس مقصد کی تکمیل کے لئے علمائے اہلسنت کا عظیم اجتماع ۱۹۴۸ء میں غزالی دوراں مولٰینا سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی شیخ الحدیث کے اہتمام سے مدرسہ اسلامیہ انوار العلوم ملتان میں منعقد ہوا اور جمعیۃ

علمائے پاکستان کا قیام عمل میں آیا اور غازیٔ کشمیر صدر تحریک ختم نبوت مولینا ابوالحسنات سید محمد احمد قادری قائدِ تحریکِ پاکستان کو جمعیۃ کا صدر منتخب کر لیا گیا۔

قراردادِ مقاصد

جمعیۃ علمائے پاکستان نے پاکستان میں اسلامی حکومت قائم کرنے کے لئے اپنی تمام مساعی وقف کر دیں اور صدر جمعیۃ علمائے پاکستان مولینا ابوالحسنات نے اپنے دوسرے رفقائے جمعیۃ کے ساتھ کراچی پہنچ کر اور قائد ملت جناب لیاقت علی خاں مرحوم سے مل کر ملک کے لئے اسلامی دستور کے متعلق قرارداد کے اعلان پر آمادہ کیا اور جمعیۃ علمائے پاکستان کی مسلسل جدوجہد سے ۱۹۵۰ء میں قرارداد مقاصد کا اعلان کر دیا گیا اور پاکستان کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان تجویز ہوا۔ یہ سب کچھ سنی علما اور جمعیۃ علمائے پاکستان کی مساعیٔ جمیلہ کا نتیجہ تھا جس کی تفصیل دستورِ اسلامی کے سلسلہ میں مرکزی جمعیۃ علمائے پاکستان کی رپورٹ مطبوعہ ۱۹۵۶ء میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

مُلک کے سابق دستور

پاکستان کے معرضِ وجود میں آنے کے بعد یہاں متعدد افراد برسرِ اقتدار آئے مگر ان حکمرانوں میں سے کسی نے بھی خلوص کے ساتھ اس خطۂ پاک میں اسلامی نظام کے قیام و نفاذ کے لئے کوئی پُرخلوص قدم نہیں اُٹھایا۔ ملک متعدد بار دستوری بحران کا شکار ہوا بالآخر ۱۹۵۶ء میں دستور کا جو خاکہ پیش کیا گیا جمعیۃ العلمائے پاکستان نے اس مرحلہ پر اپنا فرض ادا کیا اور اکیس ترامیم اور دستوری سفارشات پیش کیں مگر افسوس ان پر بھی عمل درآمد کا موقع میسر نہ آیا تا آنکہ ایوب خاں اچانک مسند اقتدار پر متمکن ہوئے۔ تقریباً ہر طبقہ نے ابتدا میں ایوب خاں کی ذات سے ملک و ملت

بھلائی کے لئے کام کرنے کی توقعات وابستہ کیں لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ ان کا
حکومت سب سے زیادہ جس چیز کے لئے خطرناک ثابت ہوا وہ اسلام ہے۔
نہوں نے صریح طور پر کتاب و سنت کے خلاف قوانین بنائے اور انھیں بالجبر نافذ
کیا۔ خاندانی منصوبہ بندی، محکمۂ اوقاف، عائلی آرڈی ننس انہی کے دور کی لعنتیں
ہیں۔

علماء و مشائخ اہلسنت نے ان غیر اسلامی قوانین کو ختم کرانے کے لئے بھی اپنی
جدوجہد جاری رکھی۔ جمعیۃ علمائے پاکستان کے سابق صوبائی صدر علامہ محمد عبد الغفور صاحب
ہزاروی اور کنوینر مجلس عمل جمعیۃ العلمائے پاکستان علامہ سید محمود احمد رضوی نے
جلوس نکالے، قراردادیں پاس کیں۔ پھر ایک ملک گیر تحریک نے ایوب خاں کو اقتدار
سے الگ ہونے پر مجبور کر دیا۔

اب مارشل لاء نافذ ہے

موجودہ صدر بحالی جمہوریت کا اعلان کر چکے ہیں انتخابات کی تاریخ کا تعین
ہو چکا ہے مگر صورتِ حال یہ ہے کہ لادینی طاقتیں متحد و منظم ہو کر اسلام کے خلاف محاذ
قائم کئے ہوئے ہیں وہ نہیں چاہتے کہ اس خطۂ پاک میں اسلام کی حکومت قائم ہو
——— ادھر وہی انگریز کے آلۂ کار کانگرسی مولوی بھی منظم طور پر لادینوں کا ساتھ
دے رہے ہیں اور یہ ایک حقیقت ہے کہ حالیہ انتخابات کسی نہ کسی شکل میں کفر و اسلام
کی جنگ ہے اس بناء پر جمعیۃ العلمائے پاکستان کی مرکزی مجلس عمل نے اسلامی آئین کے
نفاذ و دستورِ اسلامی کی تدوین کے فرض کو ادا کرنے کے لئے انتخابات میں حصہ
لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ جمعیۃ العلماء پاکستان اپنا منشور پیش کرتی ہے اور مسلمانانِ پاکستان
کو دعوت دیتی ہے کہ وہ اس ملک میں اسلامی آئین کے نفاذ کی جدوجہد میں جمعیۃ کے

ساتھ پُورا اور پُرخلوص تعاون کر کے اپنا ملّی و مذہبی و دینی فرض ادا کریں۔

★

مسلمان کی تعریف

الایمان فی الشرع ھو التصدیق بما جاء بہ النبی من عند اللہ تعالیٰ ای تصدیق النبی بالقلب فی جمیع ما علم بالضرورۃ مجیئہ بہ من عند اللہ اجمالا (الی قولہ) والاقرار بہ (شرح عقائد)

یعنی جو شخص تمام ضروریاتِ دین میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تصدیق کرے اور بشرطِ قدرت اس کا اقرار بھی کرے، وہ مسلمان ہے۔

★

کسی مسلمان کو دین بدلنے کی اجازت نہیں ہو گی اور ضروریات دین میں سے کسی امر ضروری کے منکر کو مرتد کی سزا دی جائے گی۔

★

اصول شرع

ادلۂ اربعہ: کتاب و سنّت و اجماع و قیاس مستنبط من ہذہ الثلثۃ اصول شرع متصوّر ہوں گے۔

★

اسلامی معاشرہ کا قیام

اسلامی معاشرہ کے قیام کے لئے جمعیۃ حسبِ ذیل امور کو عملی جامہ پہنائے گی

- احکام شریعت ہر مسلمان تک پہنچانے کے لئے ایسا انتظام کریں گے جس سے ایک طرف اسلامی معاشرہ تیار ہو جس میں خوفِ خدا، تقویٰ و پرہیز گاری اور دوسری طرف روزِ حساب کی فکر، اطاعتِ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا جذبہ بیدار ہو۔
- عبادات کی ادائیگی کے لئے پورا اہتمام ہو گا۔ عمالِ حکومت سے لیکر ادنیٰ سے ادنیٰ مسلمان پر نماز کی ادائیگی لازم ہو گی بلا عذر تارکِ نماز کو سزا دی جائیگی۔ احترام رمضان ہر شخص پر لازم و واجب ہو گا۔
- عبادت گاہیں (مساجد) صحیح اسلامی احکام کے نفاذ کے لئے مرکزی کردار ادا کریں گی۔ خطباء و ائمہ جو علوم اسلامیہ اور احکام شرعیہ سے پورے طور پر واقف ہوں گے مقرر کئے جائیں گے تاکہ وہ فرائض خطابت و امامت کے ساتھ فریضۂ تبلیغ، رشد و ہدایت باحسن وجوہ ادا کر سکیں۔ خطباء و ائمہ مساجد کو ان کے معیارِ زندگی بلند کرنے اور ان کے دینی وقار کے تحفظ کے لئے بیت المال سے مشاہرے دئے جائیں گے اور سرکاری اراضی سے بقدرِ حاجت انھیں زمینیں دی جائیں گی۔

*

۴ - حج بیت اللہ

حج بیت اللہ و زیارتِ روضۂ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء پر سے تمام پابندیاں ختم کر دی جائیں گی اور ایسا انتظام کیا جائے گا کہ ہر مسلمان جب چاہے زیارتِ روضۂ اقدس اور حج ادا کر سکے۔

۵ - محکمۂ اوقاف

محکمۂ اوقاف کو شریعتِ اسلامیہ کے مطابق چلانے کے مؤثر قدم اُٹھایا جائے گا۔

○ واقف کی شرائط کا بہر صورت و بہر حال خیال رکھا جائے گا اور اس پر عمل کیا جائے گا۔

○ ہر فرقہ کا وقف اور اُس کی آمد و خرچ علیحدہ کر دی جائے گی اور جس مسلک و مذہب کا وقف ہو گا اُس کا مکمل انتظام اسی مسلک کے نمائندہ علماء و مشائخ پر مشتمل ایک با اختیار بورڈ کے سپرد کر دیا جائے گا۔

○

۶ - ایسے تمام رسائل و کتب کی اشاعت پر پابندی عاید کی جائے گی جن میں اللہ جل و علا، انبیاء کرام علیہم السلام بالخصوص سید الانبیاء علیہ التحیۃ والثنا، صحابہ و اہل بیت اطہار، خلفائے راشدین و ائمہ دین و اولیاء ملت علیہم الرحمۃ کی شان میں استخفاف و تنقیص، گستاخی و توہین کی گئی ہو۔ یا جس میں پاکستان یا نظریۂ پاکستان کی اہانت ہوتی ہو یا عریانی و فحاشی پھیلانے کی سعی کی گئی ہو۔

○

جو شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی مدعی نبوت کو مسلمان سمجھے اُ[سے] کافر اور غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے گا۔ قرآن و سنت کی وہی تعبیر دی جائے گی جو

جمہور صحابہ و تابعین اور ائمہ دین سے منقول ہے۔

○

نظام دعوت و تذکیر

جمعیت اندرون ملک و بیرون ملک عموماً فریضۂ دعوت و تذکیر کی ادائیگی کے لئے ایک عالمگیر تبلیغی نظام قائم کریگی۔

○

اصلاح اخلاق و تزکیہ نفس کے لئے ضروری اور موثر اقدامات کئے جائیں گے اور اس کام کی انجام دہی کے لئے تمام جائز و ممکن ذرائع استعمال کئے جائیں گے۔

○

غیر ملکی زبانوں کے ماہرین مبلغین کا انتظام تالیف و تصنیف کے شعبہ جات کا قیام اور ہر جگہ دار المطالعہ کا اہتمام ہوگا۔

جمعیۃ کا پارلیمانی لائحہ عمل

جمعیۃ العلماء پاکستان کے منتخب شدہ افراد قومی و صوبائی اسمبلیوں میں درج ذیل خطوط پر کام کریں گے:

۱۔ (ادلۂ اربعہ) کتاب و سنت، اجماع امت و قیاس کے مطابق دستور کی تدوین اور اسلامی قوانین کا نفاذ۔

۲۔ شریعت اسلامیہ کے خلاف کسی بھی امر کی کسی مرحلہ میں کبھی حمایت یا سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا۔

۳۔ جمعیۃ العلماء کی منزل صرف اور صرف اس ملک میں آئین اسلام کا نفاذ ہوگا۔

انتخابی اصُول

۱ - اہلِ اسلام کو خداوند کریم اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جداگانہ ملت قرار دیا ہے لہٰذا جمعیۃ علمائے پاکستان اسلامی نقطۂ نگاہ سے جداگانہ انتخاب کو ضروری سمجھتی ہے۔

۲ - جمعیۃ اپنے نمائندے کھڑے کرے گی نیز ان حضرات کی تائید کرے گی جو ملک میں مکمل اسلامی نظام کے حامی ہوں اور عقائد و نظریات میں صحیح العقیدہ سنی ہوں۔

۳ - جمعیۃ علمائے پاکستان جس شخص کو نامزد کرے گی اس سے یہ حلف لے گی کہ وہ

الف : اپنے اقتدار و منصب کو اسلام ملتِ پاکستان اور عوام الناس کی بہتری کے لئے استعمال کرے گا۔ خود غرضی اور نفس پرستی سے کام نہیں لے گا۔

ب : فرائض کی پابندی کرے گا اور محرّماتِ شرعیہ کے ارتکاب سے اجتناب کرے گا۔

ج : جمعیۃ کے ایماء پر اسمبلی کی رکنیت سے مستعفی ہو جائے گا

د : مکمل اسلامی قوانین کے نفاذ و اجراء میں اپنی پوری صلاحیت کو صرف کر دے گا اور اس معاملہ میں کسی بھی ایسے سمجھوتہ اور تعاون سے قطعی اجتناب کرے گا جس سے اسلامی قوانین کے نفاذ میں رکاوٹ ہو سکتی ہو۔

○

نظامِ حکومت

مملکتِ پاکستان کا مسلّمہ سرکاری دین "اسلام" ہوگا اور اس ملک کا
نام "اسلامی جمہوریہ پاکستان" ہوگا۔ اس کے دستور و ضوابط کی بنیاد
کتاب و سنّت اور فقہ حنفی پر ہوگی ۔ تعزیرات و حدود کا نظامِ شرعی نافذ
کیا جائے گا ۔

○

سربراہ مملکت کا صحیح العقیدہ عادل مرد مسلمان ہونا ضروری ہوگا اور
صدرِ مملکت کا انتخاب براہ راست ہوگا ۔

○

تمام کلیدی آسامیاں غیر مسلمین اور مرتدین کے لئے ممنوع قرار دی
جائیں گی ۔

○

ملک میں کوئی بھی قانون کتاب، وسنت اور فقہ حنفی کے خلاف رائج
نہیں کیا جائے گا ۔

○

مستند علماء متدین ماہرینِ قانون کی ایک مجلس مقرر کی جائے گی جو یہ
فیصلہ کرے گی کہ موجودہ قوانین میں کون کون سے قوانین کتاب وسنّت اور فقہ حنفی
کے خلاف ہیں ۔

○

جمعیۃ العلماء پاکستان اولیں مرحلہ میں اُن تمام قوانین کو منسوخ کرے گی جو اسلام، قرآن اور اللہ کے مقدس رسول علیہ التحیۃ والثنا کی ہدایات کے صریح طور پر خلاف ہیں، اور جن مروّجہ قوانین کو کتاب وسنّت اور فقہ حنفی کے مطابق بنایا جا سکتا ہے اُن میں ترامیم کر دے گی۔

○

اسلام کے بنیادی اصول (ضروریاتِ دین) اور اقدار کے خلاف کسی بھی نظریئے، تحریک کو فروغ پانے کا موقع نہیں دیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں کیپٹلزم (سرمایہ داری) کمیونزم (اشتراکیت) سوشلزم اور تمام لادینی ازموں کی داعی جماعتوں کو خلافِ قانون قرار دیا جائے گا۔

○

دستور میں تمام بالغ مسلمانوں کی براہ راست نمائندگی کے حق کو تسلیم کیا جائے گا۔

○

دفاع۔ امور خارجہ، کرنسی، زر مبادلہ بین الاقوامی مواصلات و تجارت و دیگر امور جن پر اتفاق ہو مرکز کی تحویل میں رہیں گے امور مذکورہ کے سوا صوبوں کو اندرونی خود مختاری حاصل ہو گی۔

○

مملکت کسی جغرافیائی، نسلی، لسانی یا کسی اور تصور پر نہیں بلکہ اِس اصول اور مقاصد پر مبنی ہو گی جن کی اساس اسلام کا پیش کیا ہوا ضابطۂ حیات ہے۔ اسلامی مملکت کا یہ فرض ہو گا کہ کتاب وسنّت اور فقہ اسلامی حنفی" کے بتائے ہوئے معروفات کو قائم کرے منکراتِ شرعیہ کو مٹائے اور شعائرِ اسلام کے احیاء و اعلاء، اور اسلامیانِ پاکستان کے مذہب کے مطابق اسلامی تعلیم کا ضروری

انتظام کرے۔

اسلامی مملکت کا یہ فرض ہوگا کہ وہ مسلمانانِ عالم کے رشتۂ اتحاد و اخوت کو قوی تر کرنے اور ریاست کے مسلم باشندوں کے درمیان عصبیت جاہلیہ کی بنیادوں پر نسلی، لسانی، علاقائی، یا دیگر مادی امتیازات کی اُبھرتی راہیں مسدود کر کے ملتِ اسلامیہ کی وحدت کے تحفظ و استحکام کا انتظام کرے۔

○

باشندگانِ ملک کو وہ تمام حقوق حاصل ہوں گے جو شریعتِ اسلامیہ نے ان کو عطا کئے ہیں یعنی تحفظِ جان و مال و آبرو، آزادئ اظہار رائے، آزادئ نقل و حرکت و اکتسابِ رزق، ترقی کے مواقع اور رفاہی ادارت سے استفادہ کا حق۔

○

غیر مسلم باشندگانِ مملکت کو حدود قانون کے اندر مذہب، عبادت، تہذیب و ثقافت کی آزادی ہوگی۔

○

سربراہِ مملکت کی حکومت ظالمانہ و مستبدانہ نہیں بلکہ شورائی ہوگی یعنی وہ ارکان و اعیانِ مملکت اور منتخب نمائندگانِ جمہور سے مشورہ لیکر اپنے فرائض انجام دے گا۔

○

جو جماعت رئیسِ مملکت کے انتخاب کی مجاز ہوگی۔ وہ کثرتِ آراء سے اسے معزول کرنے کی بھی مجاز ہوگی۔

○

رئیسِ مملکت شہری حقوق میں عامۃ المسلمین کے برابر ہوگا اور قانونی مواخذہ سے

بالاتر نہ ہو گا -

○

ارکان و اعیانِ حکومت اور عام شہریوں کے لئے ایسا ہی قانون و ضابطہ ہو گا اور دونوں پر عام عدالتیں ہی اس کو نافذ کریں گی -

عدلیہ

عدلیہ اپنے دائرۂ عمل میں خود مختار ادارہ ہو گا جو انتظامیہ کے ایسے تمام تصرفات سے آزاد رہے گا جو عدل و انصاف کی راہ میں ذرا بھی رکاوٹ بن سکیں -

○

تمام نزاعی امور کا منصفانہ فیصلہ عدلیہ کے ذمّہ ہو گا اور اس کا فیصلہ بہر حال عوام و حکام دونوں کے لئے قابلِ قبول ہو گا -

○

عدلیہ کے تمام ارکان مسلمان صحیح العقیدہ عادل ہوں گے - اُن کے تقرر کے لئے پرہیزگار اور بے داغ کردار کے حامل افراد کا لحاظ رکھا جائے گا جو دینی امور پر متبحرانہ عبور رکھتے ہوں گے -

○

مملکت کے باشندے بلا معاوضہ انصاف حاصل کر سکیں گے اور عوام کے بنیادی حقوق اور دستور کا تحفظ و احترام عدلیہ کا بنیادی مقصد ہو گا -

وکلاء

عدلیہ کی کلیدی آسامیاں قابل وکلاء سے پُر کی جائیں گی -

* بڑی کمپنیوں اور فرموں میں وکلاء کی خدمات ضروری قرار دی جائیں گی۔
* جہاں عدالتیں ہوں گی وہاں وکلأ کی علیحدہ کالونی منظور کی جائے گی۔
* سٹیرٹ لسٹ میں قابلیت یا سینارٹی کے لحاظ سے اندراج کیا جایا کرے گا۔

انتظامیہ

انتظامیہ کا کام خدمتِ خلق کے جذبہ سے سرشار ہو کر ملک و قوم کی خدمت کرنا ہے اس لئے حکام میں نمود و نمائش غرور و تکبر، اسراف و بیجا خرچ کرنے کا رجحان جو پایا جاتا ہے اُسے یکسر ختم کر کے صاف ستھرا انتظامیہ کا شعبہ قائم کیا جائے گا۔

انتظامیہ کے ارکان اپنی ملازمت کے دوران اپنے عہدہ کی بنا پر کسی بھی اثر و رسوخ کے ذریعہ کوئی منفعت حاصل نہ کر سکیں گے۔

رشوت و اقربا، نوازی اور بد دیانتی کا قلع قمع کیا جائے گا، ملازمین کی ترقی صرف مدت ملازمت پر ہی نہیں ہو گی بلکہ حسنِ کارکردگی، پرہیزگاری اور محنت کی بناء پر ترقی دی جائے گی۔

حقوقِ ملازمین

سرکاری و نجی ملازمین کی تنخواہوں میں موجودہ غیر منصفانہ تفاوت ختم کرنے کے لئے مُؤثر اقدام کیا جائے گا۔ (۱) اونچے درجے کے ملازمین کی تنخواہوں میں کمی اور نیچے درجے کے ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے گا۔

(۲) ملازمین کو علاج، رہائش، تعلیم کی ہر ممکن سہولت دی جائے گی اور افسیروں کی رہائش گاہ اور ایک عام ملازم کی رہائش کے غیر ضروری تفاوت کو ختم کیا جائے گا۔

(۳) مزدوروں ملازموں اور حکومت کے نمائندوں پر مشتمل ایک اُجرت بورڈ قائم کیا

جائے گا جو بدلتے ہوئے حالات میں اُجرتوں اور تنخواہوں کی ایسی شرح مقرر کرے گا جو مزدور و ملازم کی واقعی ضروریات کو پورا کر سکیں اور صنعتی نظام کے لئے بھی قابلِ عمل ہو۔

(۴) افسروں، وزیروں اور کلیدی عہدہ داروں کی رہائش گاہ اور دفاتر سے غیر ضروری سامانِ آرائش و تعیش پر خرچ آنے والی رقم کو بچا کر نچلے درجے کے ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ کر دیا جائے گا۔

نظامِ معیشت

★ معاشیات کے لئے جمعیت حسبِ ذیل سہولتیں مہیا کرے گی اور ملک میں تقویٰ و پرہیزگاری کے ساتھ ایک مثالی نظامِ معاش تیار کرے گی جس سے ملک کے افراد کی کفالت احسن طریقہ پر ہو سکے گی اور اسلام کا صحیح اقتصادی نظام رائج ہو سکے گا۔

★ تمام بیروزگار افراد کی فہرستیں تیار کی جائیں گی اور ایسے افراد کو ان کی صلاحیت و تجربہ کی بناء پر روزگار مہیا کیا جائے گا اور کوشش کے باوجود جنہیں روزگار میسر نہ آسکے گا، ان کے لئے روزگار کی فراہمی تک گزارہ الاؤنس جاری کیا جائے گا۔

★ یتیموں کی پرورش اور تعلیم و تربیت کا خاطر خواہ انتظام کیا جائے گا۔

★ ملک میں بے خانماں افراد کی بحالی و خوشحالی کے لئے مؤثر تدابیر اختیار کی جائیں گی۔

★ کسی بھی شخص کی جائز مملوکہ زمین ضبط نہیں کی جائے گی۔ ناجائز زمینیں اصل مسلم مالکان کو واپس کر دی جائیں گی ورنہ غریب کاشتکاروں کو دیدی جائیں گی۔

★ بارہ ایکڑ تک کے چھوٹے یونٹوں کے مالکان سے مالیہ نہیں لیا جائے گا۔

★ جائز مالکانِ آراضی اور کاشتکاروں کے حقوق کا تحفظ کیا جائے گا اور ہر قسم کے ظلم و تشدد اور ناجائز و جابرانہ تصرفات کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔

★ مزارعت کے لئے تمام اسلامی جائز صورتیں پیدا کی جائیں گی تاکہ زرعی پیداوار سے

ملک کو خود کفیل بنایا جاسکے اور کاشتکار ناجائز او رجابرانہ ظلم وستم سے نجات حاصل کر سکے۔

★ چھوٹی صنعتیں دیہات میں بھی لگائی جائیں گی تاکہ کاشتکاروں اور دیہات کے دوسرے باشندوں کی معاشی حالت بہتر ہوسکے۔

مالیات

★ ارتکاز دولت کو ختم کرنے کے لئے بنک کاری کا نظام ناجائز ذرائع منفعت (سود) کے بجائے مشارکت اور مضاربت کے اصول پر چلایا جائے گا عوام بنک کے جمع شدہ سرمایہ میں نفع ونقصان میں شریک ہوں گے۔

★ صنعتی اجارہ داریاں جو اس وقت رائج ہیں ان کو ممنوع قرار دے کر آزاد مسابقت کی فضا پیدا کی جائے گی اور ہر شخص کو وسائل دولت سے نفع اٹھانے کا حق دیا جائیگا۔

★ مزدوروں، آجروں اور حکومت کی مساوی نمائندگی پر مشتمل ایک اُجرت بورڈ تشکیل دیا جائے گا جو بدلتے ہوئے حالات میں اجرتوں میں اضافہ کر سکے گا اور مزدوروں کی غیر منصفانہ اجرتوں کو ختم کر کے خالص اسلامی اصول کی روشنی میں اجیر کی محنت وصلاحیت کے اعتبار سے اُجرتیں مقرر کرے گا۔

★ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں کا موجودہ معیار بدل کر اعلیٰ سطح کے ملازمین کی تنخواہیں کم کردی جائیں گی اور زیریں طبقات کی تنخواہیں زیادہ کردی جائیں گی۔

★ لائسنس اور پرمٹ کا مروجہ طریقہ ختم کردیا جائے گا تاکہ تجارت اس ظالمانہ طریق کار سے آزاد ہو جائے۔ صنعت وتجارت پر چند افراد کی اجارہ داری ختم ہوسکے اشیائے صرف سستی ہو جائیں اور ملک کا ہر عام آدمی بھی معمولی سرمایہ سے صنعت وتجارت میں داخل ہوسکے۔

★ مزدوروں، کسانوں، محنت کشوں کے حقوق کا ہر قیمت پر تحفظ کیا جائے گا اور

اسلام کے اقتصادی نظام کو مکمل طور پر نافذ کیا جائے گا۔

★ فحاشی، عریانی، شراب، جوا، زنا، ریس، سود، قمار، سٹہ، لاٹری، انشورنس کا قماری نظام اور معمہ بازیوں اور ہر ناجائز طریقہ حصولِ دولت پر امتناعی پابندی عاید کی جائیگی اور اس جرم کے مرتکب افراد کو سخت تعزیری سزا دی جائے گی۔ غیر ضروری ٹیکس ختم کر دیئے جائیں گے اور محصولات کا شرعی انتظام بروئے کار لایا جائیگا اور اسلامی حدود کو نافذ و جاری کیا جائے گا۔

★ ذخیرہ اندوزی (احتکار) بلیک مارکیٹ اور چور بازاری پر سخت تعزیری سزائیں مقرر کی جائیں گی۔ ذخیرہ اندوزوں کو اپنے ذخائر بازار میں لانے پر مجبور کیا جائیگا۔

نظامِ صنعت و حرفت

کلیدی صنعتیں مثلاً فولاد سازی، آئیل ریفائینری، جہاز سازی، بجلی، ریلوے وغیرہ کی صنعتیں حکومت اپنی نگرانی میں قائم کرے گی اور ان میں صرف ایسے لوگوں کو حصص خریدنے کی سہولت دی جائے گی جن کی آمدنی ایک ہزار روپے ماہانہ سے کم ہو یا جن کا بنک بیلنس پانچہزار روپے سے کم ہو۔

★ صنعت و حرفت کا تمام نظام شرعی اصولِ مضاربت و مشارکت پر قائم کیا جائے گا اور مروجّہ تمام غیر شرعی تجارتی طریقے بند کر دیئے جائیں گے۔ چھوٹی صنعتوں کے فروغ پر خاص توجّہ دی جائے گی۔

★ صنعتی اداروں کے منافع میں محنت کشوں، مزدوروں اور کاریگروں کو حصّہ دار بنایا جائے گا اور ناجائز منافع کی روک تھام کر کے قیمتیں ایسی سطح پر لائی جائیں گی جو غریبوں کی استطاعت کے مطابق ہو سکیں۔

تعطیلات : ہفتہ وار تعطیل جمعہ کو اور جمعرات کو نصف تعطیل ہوا کرے گی

اور دوسرے اسلامی تہواروں و تاریخی ایآم کی تعطیلات اس طرح مقرر کی جائیں گی کہ ہر ملازم یہ ایآم اپنے گھر میں گزار سکے۔

حفظانِ صحت

حفظانِ صحت کے لئے شہروں اور دیہاتوں میں شفاخانے اور دواخانے موجودہ تعداد سے دو گنے کر دیئے جائیں گے اور غرباء کے لئے طبّی امداد کا ہر جگہ معقول انتظام کیا جائے گا۔ ہر طریقہ علاج کی پوری طرح سرپرستی کی جائے گی۔

رہائش

اس امر کا خصوصی انتظام کیا جائے گا کہ پاکستان کے نادار و محتاج افراد کو رہائش کی سہولت حاصل ہو۔ ملک کے باشندے جو اپنے مکان اور رہائش کا انتظام نہ کر سکیں ان کے لئے سالانہ بجٹ میں مستقل رقم رکھی جائے گی کہ ایسے نادار لوگوں کو رہائش کی سہولت دی جا سکے۔

سفری سہولتیں

تیسرے درجے کے مسافروں کے لئے ریل کے کرایہ میں کمی کی جائے گی۔ پرائیویٹ ٹرانسپورٹ پر سرکاری واجبات میں تخفیف کی جائے گی اور کرایہ میں اس کی نسبت سے کمی کر دی جائے گی۔

★ بری اور فضائی سفروں کے اوقاتِ کار ایسے مرتب کئے جائیں گے جس سے مسافروں کو فریضۂ نماز کی ادائیگی میں دشواری نہ ہو بلکہ وقت کے اندر تمام مسلمان مسافر نمازیں ادا کر سکیں۔

★ مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان سفر کی سہولتیں مہیا کی جائیں گی تاکہ دونوں حصوں سے آنے جانے میں آسانی پیدا ہو سکے۔ اور عوام کی ضرورتیں پوری ہو سکیں۔

نظامِ دفاع

دفاعی امور کے سلسلہ میں ملک کے دونوں بازوؤں میں اسلحہ ساز فیکٹریاں قائم کی جائیں گی اور انھیں خود کفیل بنایا جائے گا۔ فوجی تربیت میں اسلامی ذہن کے ارتقاء و نشو و نما پر خصوصی توجہ دی جائے گی تاکہ فوج میں صحیح جذبۂ اسلامی بیدار ہو سکے اور وہ مملکتِ پاکستان کے محافظ و نگہبان بن سکیں۔

★ عسکری، اسلامی، اخلاقی تعلیم و تبلیغ کے ایسے ذرائع اختیار کئے جائیں گے جس سے فوج اور عوام میں جذبۂ جہاد پیدا ہو اور اعلیٰ ترین فوجی و فنی تربیت حاصل کی جا سکے۔

★ اٹامک انرجی (جوہری توانائی) کی پیداوار اور تحقیق پر زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے گی جدید اسلحہ سازی کے کارخانے قائم کئے جائیں گے۔

★ ملک کے تمام بالغ و تندرست مسلمانوں کو مناسب فوجی ٹریننگ دی جائے گی اور شہری دفاع کا محکمہ قائم کیا جائے گا۔

★ مشرقی پاکستان کے دفاع کو مضبوط تر بنانے کے لئے خصوصی انتظامات کئے جائیں گے اور پاکستانی عساکر میں اسلام کے قانونِ عسکریت کے مطابق مغربی و مشرقی پاکستان کے مسلمانوں کو مساوی نمائندگی دی جائے گی اور اس طرح دونوں حصوں کے درمیان رابطہ استوار رکھا جائے گا۔

تعلقاتِ خارجہ

ہم ملک کی خارجہ پالیسی کے تعین میں ہمیشہ دینی و ملکی مفادات کو مقدم

رکھیں گے اور تمام اسلامی ملکوں سے اخوتِ اسلامی کے جذبۂ مخلصانہ پر قریبی تعلقات پیدا کریں گے۔

★ پسماندہ اور مظلوموں کی جدوجہد آزادی کی اسلامی نظامِ عسکریت کے مطابق حمایت کی جائے گی۔

★ بھارت اور جن دوسرے ممالک میں مسلمان اقلیت میں ہیں وہاں اُن کے شہری حقوق، جان و مال، عزت و آبرو کے تحفظ کا خصوصی خیال رکھا جائے گا اور جہاں جہاں پر مسلم کش رجحانات پائے جاتے ہوں جہاد کے ذریعے انھیں مسلم نسل کُشی سے باز رکھا جائے گا۔

★ تمام ممالک میں مسلمانوں کی جدوجہد آزادی کے ساتھ پورا پورا اخلاص سے بھرپور تعاون کیا جائے گا خصوصاً کشمیر، فلسطین، قبرص اور اریٹیریا کی تحریکِ آزادی کے سلسلہ میں مثبت اقدامات کئے جائیں گے اور مسلمانوں کو ہر قیمت پر آزادی سے ہمکنار کیا جائے گا۔

★ استحصال بالجبر کی تمام کوششیں ناکام بنادی جائیں گی۔

★ صیہونیت، برہمنیت، سرمایہ دارانہ قیصریت اور اسی قبیل کی دیگر تمام سامراجی سازشوں کا قلع قمع کیا جائے گا اور مسلم ممالک کے باہمی تنازعات کو ثالثی کے اصول پر طے کرنے کے لئے افہام و تفہیم کو بروئے کار لانے کی پوری سعی کی جائے گی۔

★ عالمِ اسلام کا ایک مضبوط بلاک بنایا جائے گا اور اس مقصد کے لئے اپنی پُوری توانائیوں کے ساتھ اسلامی ممالک میں اتحاد کی فضا پیدا کی جائے گی۔

★ مملکت پاکستان کے تمام سفارت خانوں میں ایسے فعال ارکان رکھے جائیں گے جو صحیح اسلامی جذبۂ خدمت و اخلاص کے پیکر ہوں گے اور

نظریہ پاکستان کی سچی نمائندگی کر سکیں گے ۔

★ بھارت نے جن مقامات پر غاصبانہ ، عیارانہ ، شاطرانہ قبضہ کر رکھا ہے اس کے خلاف ایسے مؤثر و باوقار اقدامات کئے جائیں گے جن کے ذریعہ حیدر آباد ، جونا گڑھ ، ماناودر وغیرہ آزاد ہو سکیں ۔

نظامِ تعلیم

تعلیم کا مقصد وحید حکمت اسلامی کے مطابق مسائلِ حیات کا حل اور سیرت و کردار میں پاکیزگی پیدا کر کے زندگی کے ہر شعبہ میں بھرپور اسلامی روح بھر دینا ہے ۔

★ نظامِ تعلیم اور نصابِ تعلیم مکمّل اسلامی اقدار کے حامل ہوں گے ۔

★ تعلیمی اداروں میں ایسے متدین ، پرہیزگار ، اعلیٰ ترین تعلیمی صلاحیتوں کے حامل اساتذہ مقرر کئے جائیں گے جو اسلام ، قرآن اور اللہ کے رسول علیہ التحیۃ والثنا کی محبت سے سرشار ہو کر طلباء میں ذہناً و عملاً اسلامی نظامِ حیات پیدا کر سکیں ۔

★ نصاب میں عمل و سیرت کے بھی نمبر دئے جائیں گے تاکہ طلباء نصاب کی تکمیل کے ساتھ ساتھ اسلام کی بنیادی اقدار سے واقف ہو سکیں ۔

★ فنّی ، سائنسی اور صنعتی تعلیمات و تحقیقات پر خاص توجہ دی جائے گی اور ملکی ضروریات کے مطابق فنّی اور صنعتی نصاب وضع کیا جائے گا ۔

★ تعلیم بالغاں کا ایسا انتظام کیا جائے گا کہ ملک سے ناخواندگی کو ختم کر دیا جائے ۔

قرآن عزیز و سنتِ نبوی کے ساتھ فقہ اسلامی کی تعلیم تمام جماعتوں میں لازمی ہوگی۔

★

عربی زبان کو لازمی اور انگریزی زبان کو اختیاری کا درجہ دیا جائے گا۔

★

دونوں قومی زبانوں (اردو و بنگالی) کو فروغ دیا جائے گا مشرقی پاکستان میں اُردو اور مغربی پاکستان میں بنگالی کا لازمی مضمون کے طور پر انتظام کیا جائیگا۔

★

غیر اسلامی تعلیمی و تبلیغی اداروں کو صرف اپنی قوم میں تعلیم و تبلیغ کی اجازت ہوگی۔ اور اس کی خلاف ورزی پر اُنھیں سزا دی جائے گی۔

★

غیر مسلم مشنری اسکولوں میں مسلمان بچوں کا داخلہ ممنوع قرار دیا جائے گا۔

★

استطاعت کے مطابق میٹرک تک مفت تعلیم کا انتظام کیا جائے گا۔

★

طلباء و طالبات کے لئے جداگانہ درسگاہوں کا بندوبست کیا جائے گا اور مخلوط تعلیم کا طریقہ ختم کر دیا جائے گا۔

★

مستحق و نادار طلباء کے اخراجات تعلیم کی کفالت حکومت کریگی۔

★

اسلامی علوم اور فنون حاضرہ کے موضوعات پر تالیفات و تصانیف کی

اشاعت کا معقول انتظام کیا جائے گا۔

*

طلباء کے لئے پاکیزہ سیرت و کردار اور طہارت نفس کی تشکیل پر زیادہ زور دیا جائے گا۔

*

مادی فلسفۂ حیات پر مشتمل تمام ملحدانہ نظریات کا بطلان کر کے اُن کے معقول و شافی جوابات دیئے جائیں گے۔

*

اساتذہ کی تنخواہوں اور طلباء کے وظائف میں حسب ضرورت استطاعت بھر اضافہ کیا جائے گا

*

فوری طور پر نظامِ تعلیم کو اسلامی نظریۂ حیات کا ممد و معاون بنایا جائیگا۔

شعبۂ اشاعت و نظام نشریات

دینی و ملکی مفادات کی حدود کے اندر رہتے ہوئے پریس کو پوری آزادی حاصل ہوگی، صحافیوں کی اُجرتیں معقول حد تک بڑھائی جائیں گی ان کی دیگر ضروریات کا مناسب انتظام ہوگا تاکہ وہ اپنی تمام تر اہم اور مفید ذمہ داریوں سے کماحقہ عہدہ برآ ہوسکیں۔

*

براڈکاسٹنگ ریڈیو پر بھی عوامی کنٹرول عوام کے منتخب نمائندوں کے

ذریعہ ہوگا تاکہ یہ ادارہ وسیع تر مفاد ملی کا عکاس بن سکے ۔

☆

اسلامی اقدار و نظریۂ پاکستان کے تحفظ و احترام کے لئے نشر و اشاعت کے تمام ذرائع و وسائل بروئے کار لائے جائیں گے ۔

☆

مخرب اخلاق فحش ناولوں، جنسی بے راہ روی پیدا کرنے والی تمام کتب و رسائل پر پابندی لگادی جائے گی ۔

بیت المال

زکوٰۃ کی وصولی کے لئے مستقل محکمہ قائم کیا جائے گا ۔ حکومت اموالِ ظاہری کی زکوٰۃ بالجبر وصول کرے گی اسی طرح قیامِ پاکستان سے لیکر اب تک جن سرمایہ داروں نے زکوٰۃ ادا نہیں کی ہے اُس کو وصول کرکے غرباء میں تقسیم کا انتظام کیا جائے گا اور زکوٰۃ و صدقات واجبہ عُشر و فطرانہ شرعی ہدایات کے مطابق خرچ کئے جائیں گے ۔

☆

سونے چاندی کی سالانہ زکوٰۃ مالکان خود ادا کریں گے اور یہ محکمہ اس بات کی نگرانی کرے گا کہ مالداروں نے زکوٰۃ اور عشر ادا کیا یا نہیں ۔

☆

تعمیرات اور دفاعی امور کے لئے سرمایہ فراہم کیا جائے گا ۔

☆

مختلف تعمیری منصوبوں کے ذریعہ تعمیر و ترقی کا کام جاری رکھا جائے گا۔

★

غیر ملکی امدادوں کے بجائے اپنے داخلی وسائل پر انحصار کیا جائیگا۔

◎

مرکزی مجلس عمل جمعیۃ علمائے پاکستان بھاٹی گیٹ لاہور